NCA NEWSLETTER

QUARTERLY

MAYO SCHOOL OF ARTS
1875 - 1958

NATIONAL COLLEGE OF ARTS
1958 - PRESENT

VOL-08 ISSUE 25-2021

CONTENTS

04 PRINCIPAL'S MESSAGE

09 NCA TO ESTABLISH A CAMPUS IN
GILGIT BALTISTAN
PRINCIPAL NCA'S INITIATIVE
OF PRESERVING INDIGENOUS
ARTS AND CULTURE OF GB

17 NCA SIGNED A MOU WITH
DRUG ADVISORY TRAINING HUB (DATH) THE INSTITUTION IS DECLARED DRUG-FREE

18 COMMUNITY OUTREACH PROGRAM
NCA SUMMER CAMP 2021
HELD AT NCA RAWALPINDI & NCA ISLAMABAD CAMP OFFICE

21 NCA ACADEMIC COMMITTEE
MEETING 2021

24 HISTORY OF SOUTHASIAN DESIGN
REVISITING THE CONTRIBUTION OF MODERNISM TO THE ART OF CALLIGRAPHY

26 HISTORY OF DESIGN
STUDENTS COMMENT ON LIFE AT NCA

30 THE NCA SCHOLARSHIP AND
GOVERNMENT'S INITIATIVE TO
INVEST IN ARTS AND CULTURE

32 H.E MR. TOMAS SMETANKA
CZECH AMBASSADOR TO PAKISTAN VISITS NCA

36 A CERAMIC EXHIBITION
HELD AT NCA
TO WHOM IT MAY CONCERN

38 BOOK REVIEW
ALL THAT ART
BY SULJUK MUSTANSAR TARAR

43 RABEYA JALIL
SHARES HER EXPERIENCES IN SEMINARS AND TALKS AS GUEST SPEAKER

42 NCA RAWALPINDI/ISLAMABAD
ORIENTATION SESSION,
FOUNDATION YEAR 2021

44 RESTORATION AND CONSERVATION OF
TOLLINTON BLOCK
NATIONAL COLLEGE OF ARTS

46 SINGER, MUSICIAN AND ALUMNUS
FARHAD HUMAYUN
LEFT FOR HIS ETERNAL ABODE

50 REMEMBERING
PROFESSOR MUHAMMAD ASIF

07 چارٹرڈ انسٹیٹیوٹ
نیشنل کالج آف آرٹس کا مقام اور مند

13 کمیونٹی آؤٹ ریچ پروگرام
این سی اے سمر کیمپ **2021** لاہور

28 پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت کیلئے این سی اے کی کاوشیں

34 این سی اے لاہور، راولپنڈی کیمپس میں
پرچم کشائی کی پُروقار تقریبات کا انعقاد

40 بیچلرز اور مینٹیشن ڈے کی شاندار تقریب

41 ماسٹر پروگرامز اور مینٹیشن

47 فاروق قیصر کی یادیں

جو دل میں ورثۂ خوں تھا

ابن خلدون نے ایک بار کیا خوب کہا تھا، تاریخ عالم میں بہت سی قوموں کو جسمانی شکست کا سامنا کرنا پڑتا رہا ہے لیکن اُس شکست سے کسی قوم کے مکمل خاتمے کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ جب کوئی قوم نفسیاتی طور پر شکست کا شکار ہو جائے تو اُس قوم کی مکمل تباہی جہان حیرت نہیں۔

ماضی میں قوموں کے ساتھ جو کچھ ہوا، مستقبل میں بھی ایسے ہی واقعات رونما ہوتے ہیں۔ جیسے پانی کا ایک قطرہ دوسرے سے مشابہت رکھتا ہے۔ ایسے ہی ماضی مستقبل سے مشابہت رکھتا ہے۔ بقول ابن خلدون انسان رسم و رواج کا بچہ ہے، اپنے باپ دادا کا نہیں۔

یہ بہت تلخ حقیقت ہے اور اس بات کا اشارہ بھی کہ افراد زندہ نہیں رہتے۔ اُن کی بنائی ہوئی تہذیبیں اور ثقافتیں زندہ رہتی ہیں۔

گلوبلائزیشن نے تہذیبوں اور ثقافتوں کو کمزور کیا ہے۔ آرٹ زبان، ادب اور موسیقی بھی گلوبلائزیشن کی زد میں ہے۔ کئی فنون معدوم ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ لونگی، بلاک سازی، دھات کا کام، کھیس بنانے کا فن، اجرک، کڑھائی، ہاتھ کے چمڑے کا کام لکڑی کی نقاشی، موسیقی کے آلات اور دستکاری سمیت بہت سے شعبوں کے ثقافتی اور روائتی فنون اور اُن کے دستکار کسمپرسی کا شکار ہیں۔

ان قدیم فنون اور مہارتوں کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ ان فنون سے وابستہ کاریگروں اور دستکاروں کی حوصلہ افزائی ہم پر لازم ہے۔

یہ ہنر موروثی پیشے ہیں اور ہمارے علاقائی اور قومی کلچر کے ترجمان ہیں۔ پاکستان کے قدیم تہواروں کے ساتھ ساتھ قدیم آرٹ اینڈ کرافٹس کے مرجھاتے ہوئے درخت کو ہماری توجہ کے پانی کی اشد ضرورت ہے۔

پاکستان کے علاقائی اور قومی ورثوں اور ثقافتوں کو زندہ اور توانا رکھنے کیلئے غیر معمولی پروگرامز تشکیل دیئے جانے چاہیے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ہماری شناخت اور پہچان جاتی رہے گی۔ اگر ہماری پہچان گئی تو سمجھیں علم و فن بھی گیا۔

IDENTITY AND HERITAGE

Material culture of the past such as tools, crafts, utensils, machines, ornaments, art, architecture, written records etc. produced or used by humans are all essential markers of human progress. Each object reveals a facet of society and also delineates their qualities such as social harmony or inequality. Even Ibn Khaldun in his book *Kitab Al-Ibar* speaks of balancing the complex relationship between society, nation and economic progress.

At the onset of the 18th and 19th century, rampant industrialization and now globalization has certainly accelerated progress but it has affected what Ibn Khaldun calls *Asabiiyya* (a sense of community) and *mulk* (nation). In Pakistan, crafts and traditions are waning owing to these disjunctures that have been produced in the quest for social and economic mobility; migration for example has resulted in the dispersion/ collapse of certain communities and social structures. As artists we can only do our part by understanding such transformations and reiterating the importance of values inherent in our heritage. Only a shared collective identity that remembers and acknowledges diverse cultures and a pluralistic past can produce a sustainable future.

Prof Dr. Murtaza Jafri
Principal, National College of Arts

چارٹرڈ انسٹیٹیوٹ

نیشنل کالج آف آرٹس کا مقام اور مسند

نیشنل کالج آف آرٹس پاکستان کا وہ تاریخی ادارہ ہے جس کی آرٹ کیلئے اعلیٰ تعلیمی خدمات اور اس کا فروغ 150 سالوں پر محیط ہیں۔ برطانوی راج میں ملکہ وکٹوریہ کی گولڈن جوبلی کی تقریبات کے موقع پر ہندوستان کے مختلف شہروں میں عمارات تعمیر کی گئیں۔ اس وقت لاہور کی شان و شوکت میں تین عمارتوں کا اضافہ ہوا۔ جنہیں جوبلی عمارتیں کہا گیا۔ پہلی عمارت لاہور سکول آف آرٹس، دوسری عجائب گھر اور تیسری لاہور کارپوریشن تھی۔ جسے اب ٹاؤن ہال کہا جاتا ہے۔ یہ تینوں عمارات مال روڈ پر رونق افروز ہیں۔ بعد ازاں لاہور سکول آف آرٹس کو وائسرائے ہند لارڈ میو کے نام سے منسوب کرتے ہوئے میو سکول آف آرٹس کا نام تفویض کر دیا گیا تھا۔

میو سکول آف آرٹس کو 1958 میں نیشنل کالج آف آرٹس کے نام سے ایک نئی پہچان اور عروج ملا۔ نیشنل کالج آف آرٹس کو چارٹر کے ذریعے اب انسٹی ٹیوٹ کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ جس میں وفاقی وزیر تعلیم شفقت محمود صاحب کی غیر معمولی کاوشیں شامل ہیں۔ 07 جون 2021 کو قومی اسمبلی سے انسٹی ٹیوٹ کا بل منظور ہونے کے بعد 12 جون 2021 کو کالج میں پہلی بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت وفاقی وزیر تعلیم و پروفیشنل ٹریننگ جناب شفقت محمود صاحب نے کی۔

بورڈ آف گورنرز کی اس میٹنگ میں محترم وفاقی وزیر شفقت محمود صاحب نے پرنسپل نیشنل کالج آف آرٹس پروفیسر ڈاکٹر مرتضیٰ جعفری کی این سی اے کیلئے خدمات کو سراہا اور اُنہیں قومی اسمبلی سے این سی اے کے انسٹی ٹیوٹ کا بل منظور ہونے کی مبارکباد دی کہ بالآخر اُن کی کوششیں بار آور ہوئیں۔ بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ میں محترم وفاقی وزیر تعلیم کا کہنا تھا کہ این سی اے انسٹی ٹیوٹ کا بل جلد ہی سینٹ سے بھی منظور ہو جائے گا تب این سی اے کی ایک نئی جہت کا آغاز ہوگا۔

پرنسپل این سی اے نے اس موقع پر وفاقی وزیر تعلیم شفقت محمود کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ داد و تحسین کے حق دار دراصل وہ خود ہیں۔ جن کی کوششوں اور حوصلہ افزائی سے این سی اے مزید عظمتوں اور بلندیوں کی جانب گامزن ہے۔ پرنسپل صاحب کا کہنا تھا کہ این سی اے کو یونیورسٹی کا درجہ دینے کے عہد و پیماں تو ماضی میں بہت ہوئے لیکن وہ تمام وعدے خستہ شکستہ تھے۔ لیکن وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان اور صدر مملکت جناب ڈاکٹر عارف علوی صاحب کے وہ بے حد مشکور ہیں کہ جن کی غیر معمولی علمی سنجیدگی اور توجہ نے این سی اے کو یونیورسٹی بنائے جانے کے مطالبے کو تسلیم کیا۔

بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ میں پرنسپل این سی اے نے صدر مملکت سے ہونے والی اپنی دو حالیہ ملاقاتوں کا بھی تذکرہ کیا۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ وہ صدر مملکت کی جانب سے آرٹ کی تعلیم کی ترقی اور فروغ کے حوالے سے دیئے جانے والے مشوروں پر بھی عمل پیرا ہیں۔

NCA TO ESTABLISH A CAMPUS IN

GILGIT BALTISTAN

PRINCIPAL NCA'S INITIATIVE
OF PRESERVING INDIGENOUS
ARTS AND CULTURE OF GB

Celebrating

Cultural Diversity

National College of Arts in GB will become a great opportunity for our local artists to showcase and engage the national as well as the international audience through art activities

Sidra Akram

The National College of Arts (NCA) receives a large number of applicants from the Gilgit-Baltistan every year (125 candidates each year) but owing to the limited number of designated seats and the constraints to cater more students, only a few are selected. Since GB is becoming a hub of tourism and attracts a considerable number of international tourists each year, establishing a campus of the National College of Arts in GB will become a great opportunity for our local artists to showcase and engage the national as well as the international audience through art activities.

A team comprising faculty and staff from NCA Lahore, Rawalpindi and Islamabad, led by the Principal-NCA, Prof. Dr. Murtaza Jafri visited Gilgit-Baltistan and arranged an evening with the NCA-students and graduates from the region. Minister of Federal Education and Professional Training, Mr. Shafqat Mahmood was the Chief Guest of the event. The programme was hosted by students and attended by graduates, local artists and Officials & Ministers of the Government of Gilgit-Baltistan.

The Principal-NCA during his address said that the NCA-GB campus will provide training through workshops in various forms of art and therefore the opportunities to the students, art teachers of the region and even general public to explore their potential as artists and subsequently contribute to their region. The NCA-GB campus will thus introduce a culture of art galleries, craft shops and traditional handmade products which will significantly contribute to forming a richer tourist experience and a stronger introduction of Pakistan's rich diversity and culture to the world. With the quickly changing employment landscape, it is becoming increasingly critical that new ideas be explored to create more employment opportunities. The NCA-GB campus will provide an international exhibition space for artists in Gilgit-Baltistan. It will promote the local artists and craftsmen and will provide a hands-on, studio-based innovative visual arts programme that will focus solely on the learning and teaching of art. The curriculum will integrate rigorous studio practice with theoretical considerations.

The NCA-GB campus will also preserve the culture of traditional arts which is slowly fading away due to rapid industrialization and lack of patronage. The NCA endeavors to provide students with exposure to modern ways of employing latest tools for creating, exhibiting and advertising to reach out new market avenues, physical or digital.

The Principal thanked the Federal Minister of Education and Professional Training, Mr. Shafqat Mahmood for taking this initiative, especially the Chief Minister of GB for their cooperation in this regard. He invited the Minister of Federal Education and Professional Training, Mr. Shafqat Mahmood on stage to share his views regarding this development. Mr. Shafqat Mahmood said that everyone knows that NCA sets the benchmark for innovation and creativity; that is why it is considered a prestigious institution. A campus was needed in GB because there is no other resource of the same credibility as the NCA which has a long history. It is hoped that talented graduates of NCA will help establish this campus as well.

The event was followed by musical performances by the students. The Principal, NCA also held meetings with various officials of the Government of Gilgit-Baltistan to discuss various site options for the campus.

نیشنل کالج آف آرٹس، پاکستان میں آرٹ کی تعلیم سے وابستہ ایک منفرد ادارہ ہے جو یہاں آنے والے طلبہ کو نہ صرف راستہ دکھاتا ہے بلکہ آرٹ میں گمراہ ہونے سے بھی بچاتا ہے۔ این سی اے میں آنے والے طلبہ کا تعلق خواہ بیچلرز پروگرام سے ہو یا وہ مختصر دورانیے کے سمر کیمپ کیلئے تشریف لائیں۔ اُنہیں نئے راستے دکھائے جاتے ہیں۔ نئی منزلوں سے ہمکنار کیا جاتا ہے۔

گزشتہ کئی سالوں کی روائت کو برقرار رکھتے ہوئے جولائی 2021 میں بھی سمر کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں گزشتہ سالوں کی طرح آرٹ کے مختلف کورسز کرائے گئے۔ نیشنل کالج آف آرٹس میں 2014 سے کمیونٹی آؤٹ ریچ پروگرام کے تحت سمر کیمپز کا تسلسل سے انعقاد ہو رہا ہے اور صرف این سی اے لاہور کی حد تک ہی نہیں بلکہ فنون لطیفہ کے فروغ اور ترقی کیلئے این سی اے راولپنڈی کیمپس، این سی اے اسلام آباد کیمپ آفس اور مری میں بھی کمیونٹی آؤٹ ریچ پروگرام کے تحت سمر کیمپ منعقد کئے گئے ہیں۔

کمیونٹی آؤٹ ریچ پروگرام

این سی اے سمر کیمپ 2021 لاہور

کمیونٹی آؤٹ ریچ پروگرام کے تحت منعقدہ سمر کیمپ 2021 کی افتتاحی تقریب نیشنل کالج آف آرٹس لاہور شاکر علی آڈیٹوریم میں منعقد کی گئی ۔تقریب کا آغاز قومی ترانے سے ہوا۔این سی اے سمر کیمپ کے شرکاء کو کالج سے متعارف کرانے کیلئے این سی اے پر بنائی گئی ڈاکیومنٹری بھی دکھائی گئی۔

پرنسپل نیشنل کالج آف آرٹس پروفیسر ڈاکٹر مرتضیٰ جعفری نے سمر کیمپ 2021 کی تقریب میں شرکاء سے بات کرتے ہوئے کہا کہ این سی اے کی ہمیشہ ترجیح اور کوشش رہی ہے کہ ہم آرٹ کی تعلیم زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچائیں ۔ این سی اے سمر کیمپ کا انعقاد بھی اُنہی کوششوں کا حصہ ہے۔یہ سمر کیمپ آپ کیلئے آرٹ سیکھنے کا اچھا موقع ہے۔کوشش کریں کہ تمام شرکاء اس سمر کیمپ میں اپنے کچھ فن پارے تیار کر کے لے جائیں۔

سمر کیمپ 2021 دو ہفتے جاری رہا۔جس میں سمر کیمپ کے شرکاء کو این سی اے کی تجربہ کار فیکلٹی سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔

NCA SIGNED A MOU WITH **DRUG ADVISORY TRAINING HUB (DATH)** THE INSTITUTION IS DECLARED DRUG-FREE

National College of Arts (NCA) is one of the first universities in the Art and cultural sector that have been declared Smoke and Drug-free. Syed Zulfiqar Hussain said that about 17 institutions were declared Smoke and Drug-free. Amongst them, NCA was the only institution which adhered to all the International standards on drug use prevention.

Mr. Hussain said that the usage of drugs, particularly crystal ice, cocaine and heroin are grave concerns for all of us and the problems of drug abuse cannot be solved by the government alone. Yet the government is aware of the challenges and is making efforts to control the menace of drugs in society. According to the National Survey in 2013 conducted by the Ministry of NCD and UNODC, about 6.7 million people are using hard and soft drugs in Pakistan.

Mr. Fakhar Ullah Tahir Registrar highlighted issues about the usage of drugs among students and said that a comprehensive plan must be introduced that would help prevent the use of drugs in educational institutions because the youth is the future of the country.

The National College of Arts signed a memorandum of Understanding (MoU) as a declaration of being a Smoke and Drug Free Campus. A ceremony was held today at the college campus where Mr. Syed Zulfiqar Hussain, Consultant, Anti-Drug/Narcotics Campaign from Drug Advisory Training Hub (DATH) and Mr. Fakhar Ullah Tahir Registrar signed the MoU.

Ms. Tanzeela Imran Chairperson, CM Women Development Task Force Punjab, Deputy Registrar M. Tanveer Shahzad, coordinator Syed Mohsin, Dr. Shoaib, Dr. Akram, Mr. Adeel Rashid and Mr. Naveed Ahmed were also present on this occasion.

COMMUNITY OUTREACH PROGRAM

NCA SUMMER CAMP 2021

HELD AT NCA RAWALPINDI & NCA ISLAMABAD CAMP OFFICE

Yasir Hanif

To establish awareness of Art & Design in the community a 2-week Summer camp Outreach Program was organized in NCA RWP / ISB Camp Office for the young aspirants of Art & Design. National College of Arts (NCA) has organized a two-week summer camp in Islamabad and Rawalpindi from 5th July to engage art lovers in creative skills based activities. Subjects offered in the Summer Camp included Drawing, Oil painting, Watercolor painting, Fashion Illustration, Calligraphy, Graphic Design, Animation and Digital Photography in Islamabad. Courses at Rawalpindi included Drawing, Painting and Graphic Design.

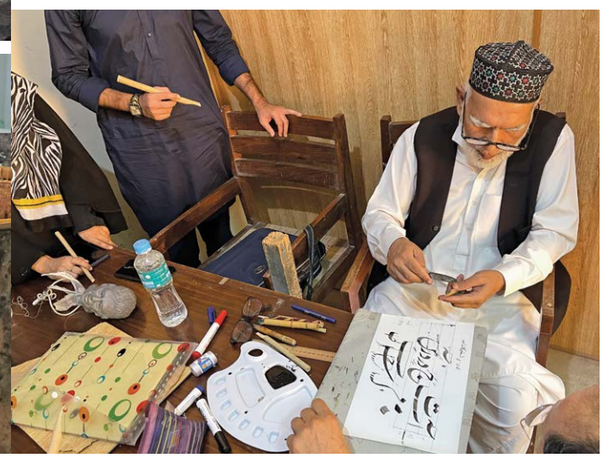

The Summer Camp provided respite to interested students who were creative and looking for an alternative to their routine academic schedules in the summer months. Timings of the summer camps were from 3:00 pm to 6:00 pm and the camp was held from 5th July to 8th July in the first week. The camp was successfully held from 12th July to 15th July in the second week. Such programs have the potential to become the catalyst for inspiring students in eventually deciding to pursue Art & Design as a career.

NCA
ACADEMIC COMMITTEE MEETING 2021

The National College of Arts held an online academic committee meeting with a record number of attendees, who joined both on campus and online following prescribed Covid-19 protocols. The meeting was presided over by the Principal National College of Arts. There were five main items on the agenda that were discussed in the meeting. Members affirmed the official approval of NCA as a chartered institute/ University. Previously the Committee had unanimously approved the official status of NCA as a university, a decision that first went through to the Cabinet Division which granted it the final approval. Almost 26 online courses comprising 2 credit hours have been approved by the Committee. Students from national and international institutions will be able to opt for them.

Another development was regarding the change of the Nomenclature of the Printmaking Department from “Printmaking” to “Printmaking and Digital Media”, which was also approved by the committee.

The Academic Committee appreciated the new policy and interventions on the academic front in relation to the challenges posed by the rapidly evolving developments owing to Covid-19. Student-friendly relaxations on results and assessment have been done which were readily approved and appreciated by the members.

The meeting was a success and all the members shared their remarks on the agendas presented. In the end refreshments were served to all and Prof. Dr. Murtaza Jafri graciously acknowledged all members for their valuable participation.

HISTORY OF SOUTHASIAN DESIGN
REVISITING THE CONTRIBUTION OF MODERNISM TO THE ART OF CALLIGRAPHY

Zohreen Murtaza

As part of their "History of Design Course" students of Semester-3 were tasked with presenting process based work and research on two eminent Pakistani modernist artists who have experimented with calligraphy.

Though from different generations, both Anwar Jalal Shemza and Rasheed Araeen are artists who are associated with modernism in Pakistani art. They are considered stalwarts in terms of experimentation with style and medium and fused this aesthetic with text, namely calligraphy in Urdu. Bearing this in mind students were tasked with doing extensive research on the style, aesthetic and innovation in calligraphy that these artists are known for. Students were presented with a hypothetical case study where it was assumed that a retrospective of Anwar Jalal Shemza and Rasheed Araeen is to take place at the Zahoor ul Akhlaq Gallery at NCA. They had to present the design process /conceptual development of a proposed catalogue cover for any one of these two artists.

Students experimented with font, design and layout. It was stressed that ideation and process should be prioritized therefore many students presented their design development in detail and in conjunction with research that they had collected on their chosen artist.

HISTORY OF DESIGN **STUDENTS COMMENT ON LIFE AT NCA**

Designers must often consider the audience for whom their visuals are designed. The kind of messages that certain signs communicate and associations they formulate in the minds of the viewer can determine the effectiveness of design strategies. As part of one of their assignments for the term, students of Semester 3 for the subject of History of Design were asked to design signs that communicate a specific idea about campus and hostel life at NCA. They also had to consider the space and location for where they would like to display their sign.

Students were encouraged to be creative but also use ideograms as a means of raising awareness about issues. Interestingly many of the ideograms produced by students not only highlighted a variety of pressing concerns but also used humor and wit to comment on life at NCA.

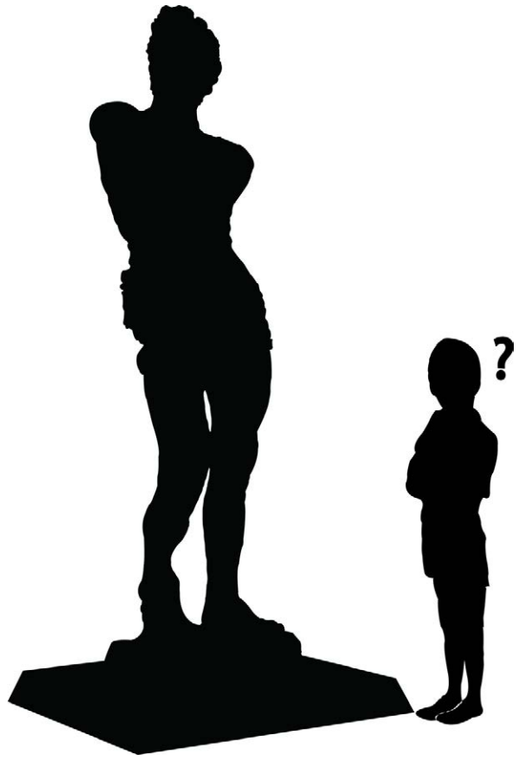

Signs condemning the use of drugs and the menace of ragging dominated but there were other unique ideas that demonstrated creativity and clarity of communication. Students made it a point to use sites and spatial markers specific to the campus in order to comment on rituals and traditions amongst students so as to maximize their understanding and interpretation within the student body of NCA. For instance one particular student used the famous sculpture displayed in one of the courtyards at NCA (popularly known as “David”) to highlight its varied meanings and associations for students of different years at NCA.

Of particular interest was an ideogram that highlighted the social bond and sense of camaraderie and care that seniors often develop for their juniors in the hostel. This following text explaining an ideograph designed by a student is particularly noteworthy;

“I wanted to show the old culture between the seniors and first year students in NCA where whenever the senior and a junior share a ride together the senior pays for the ride. So here I digitally drew a rickshaw man asking for the money. The senior is paying; a junior is standing beside him holding art supplies. This is a very sweet gesture from seniors to their juniors”.

NCA graduates who have passed out of NCA often like to refer to their alma mater as their “family”. Such comments and assignments by students reveal and serve as a unique reminder of the close knit fraternity among NCA students and graduates.

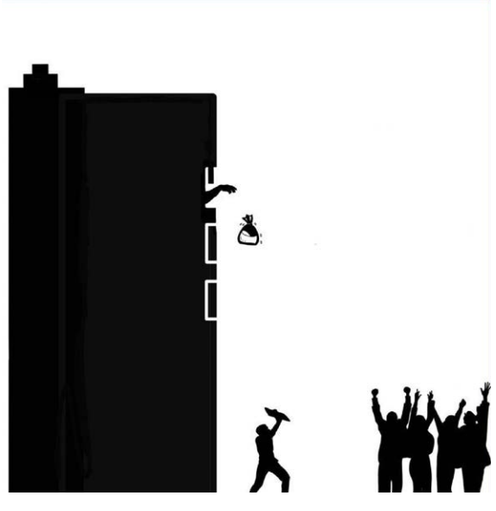

پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت کیلئے این سی اے کی کاوشیں

شہزاد تنویر

پاکستان میں جب بھی اہل فنون کی بات ہوتی ہے۔دل ودماغ اورنظریں این سی اے پر آرکتی ہیں۔ جیسے پھول کھلنے کا فن جانتے ہیں۔ بادل برسنے کی قدرت رکھتے ہیں۔شاعرسخن سازی سے لفظوں کی بازی پلٹ دیتے ہیں۔ایسے ہی این سی اے فن تعمیر اور تخلیق میں جو کمال رکھتا ہے۔ وہ صلاحیت اور قابلیت بہت سوں کے پاس نہیں ہے۔ یقیناً اسی لئے پاکستان میں ڈیزائن اور آرٹ سے متعلقہ قومی اہمیت کے حامل پراجیکٹس این سی اے کوتفویض کئے جاتے ہیں۔

پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت کا ڈیزائن مقابلہ نیشنل کالج آف آرٹس کے ڈائزائن سیل نے جیتا تو محترم اسپیکر پنجاب اسمبلی جناب چوہدری پرویز الٰہی کی جانب سے پراجیکٹ کی بطور کنسلٹنٹس اور رہائشی عمارت کی تزین وآرائش بھی این سی اے کے سپرد کی گئی ۔ پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت جس کا باقاعدہ افتتاح 14 جون 2021 کو ہوا۔اس کے تمام آرٹ ورک کو این سی اے کے آرٹسٹوں پر مشتمل ٹیم نے مکمل کیا ہے ۔پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت اپنے ڈیزائن کے حوالے سے طلسم ہوش رُبا ہے اوراس شاندار پراجیکٹ کو پائیہ تکمیل تک پہنچانے کا کارنامہ این سی اے ڈیزائن سیل نے سرانجام دیا۔

THE NCA SCHOLARSHIP AND GOVERNMENT'S INITIATIVE TO **INVEST IN ARTS AND CULTURE**

Bushra Saeed Khan

Previously NCA used to offer a limited number of need-based and merit-based scholarships through private or alumni donations and its Government fund. After their admission to NCA, many students faced challenges in paying their fee on time and in keeping up with the increase in prices of art materials. The university struggled to reach out to the growing number of deserving students.

NCA has always attempted to draw the Government's attention towards funding the declining traditional Arts and the state of artists in general. This issue was brought up at various platforms by Principal NCA.

In 2019, Mr. Shafqat Mahmood, Federal Minister of Education and Professional Training visited NCA and introduced the "Arts & Culture Scholarship Program". It was the first ever Scholarship Program offered to Arts and Culture students in the country including NCA. 80 NCA students were awarded the National Endowment Scholarship for Talent (NEST) in 2020. Moreover, NCA was added, for the first time, to the Ehsaas Undergraduate Scholarship Program – EUSP. EUSP awarded full program scholarships to 86 students in 2020 and added 35 students more from 2021.

Eventually the efforts of Principal NCA bore fruit and it succeeded in getting Provincial attention. The College had been writing letters to them in the past for the provision of scholarships. Punjab Educational Endowment Fund (PEEF), Balochistan Educational Endowment Fund (BEEF), Frontier Education Foundation (FEF) offered Provincial Undergraduate Scholarships to NCA. Their number was small but served the purpose well. At present 187 NCA students are studying on scholarship. Apart from this, NCA invites philanthropists and alumni who willingly contribute to financially support a needy student.

NCA is grateful to the philanthropists and alumni for their scholarship donations. Above all, NCA pays tribute to the present government for providing continuous support to arts education in the form of scholarships.

H.E MR. TOMAS SMETANKA **CZECH AMBASSADOR TO PAKISTAN VISITS NCA**

On 23rd June, 2021, Czech Ambassador H.E Mr. Tomas Smetanka visited NCA. Principal NCA, Prof. Dr. Murtaza Jafri received the honourable guest. Mr. Smetanka discussed the collaborative ventures taking place between both countries specifically in the Art and Design sector. The key themes on which the Czech ambassador emphasized were women empowerment, cultural exchange and education. In this regard a number of posters on iconic female personalities of Pakistan were shown to Mr. Ambassador which will be part of a proposed grand exhibition. The exhibition shall be part of a larger project to increase women participation at various levels of the society.

Mr. Smetanka also went to different departments of the college and met students as well. He was very appreciative of the role NCA is playing in disseminating Art Education in Pakistan and was keen to take up many creative initiatives with NCA in the future as well.

این سی اے لاہور، راولپنڈی کیمپس میں پرچم کشائی کی پُروقار تقریبات کا انعقاد

نیشنل کالج آف آرٹس لاہور اور راولپنڈی کیمپس میں یوم آزادی کے موقع پر پرچم کُشائی کی شاندار تقریبات ہر سال نہایت جوش وجذبے سے منعقد کی جاتی ہیں۔اس سال 2021 میں بھی پاکستان کا 75واں یوم آزادی پرنسپل این سی اے کی سرپرستی میں شایان شان طریقے سے منایا گیا۔

14 اگست کے موقع پر پرچم کُشائی کی اس شاندار تقریب میں کالج فیکلٹی، سٹاف اور کثیر تعداد میں سٹاف کے اہل خانہ نے بھی بچوں کے ساتھ شرکت کی۔ دونوں تقاریب میں فیکلٹی اور سٹاف ایک دوسرے کو آزادی کی مبارک باد دیتے رہے۔اس موقع پر کالج کے دونوں کیمپس میں قومی ترانے بھی چلتے رہے۔ پرچم کُشائی کی تقریبات کے بعد ملکی ترقی اور خوشحالی کیلئے دُعا بھی مانگی گئی۔

پرنسپل صاحب نے تمام سٹاف کو یوم آزادی کی مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان ہمیں بڑی قربانیوں کے بعد ملا ہے۔ہمیں اس آزادی کی قدر کرنی چاہیے اور ملک کی ترقی کیلئے سب کو مل جل کر کام کرنا ہوگا۔ پرچم کُشائی کی تقریب کے بعد پرنسپل این سی اے نے شجر کاری مہم کیلئے پودا بھی لگایا۔ پرچم کُشائی کی خوبصورت تقریب کے موقع پر کالج سٹاف اور ملازمین کیلئے حلوہ پوری کے ناشتے کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔

A CERAMIC EXHIBITION HELD AT NCA
TO WHOM IT MAY CONCERN

Mahrukh Bajwa

On August 10, 2021, National College of Arts hosted a Ceramic Exhibition by Javaria Ahmed at Zahoor ul Akhlaq Gallery. The show was curated by Prof. Salima Hashmi, who is also the former Principal of NCA. Owing to Covid-19 safety protocols, the show followed the SOPs and a limited number of guests were allowed in the gallery space at a time. Principal NCA, Professor Dr. Murtaza Jafri graced the event with his presence.

Javeria Ahmed is a multidisciplinary artist who is currently a Lecturer at NCA. She has majored in and teaches in the Ceramic Design Department at NCA. Sculptural works and installations mostly in clay were featured in the exhibition. The works narrated the stark realities of human nature where cultural stereotypes and injustice prevail. According to Ahmad, the malleable nature of clay is similar to human nature which is a combination of fragility and determination simultaneously. The works in the exhibition were meant to address middle-class domesticity as a physical and a metaphysical entity where gender hierarchy prevails and weaker is subjugated by the stronger. The exhibition "To Whom it May Concern '' therefore was an open letter to everyone who is a directly or indirectly part of a culture of name calling or has experienced it personally. The exhibition was also a celebration of the everyday struggles of the common man.

The curator Prof. Salima Hashmi stated that Javaria Ahmad took on a challenge through the diverse strands of storytelling which runs through her practice as a ceramicist. She praised Ahmad's skill with the medium and said she had wonderfully expressed, in her playful translations of mundane objects into mysterious articles, a curiously familiar and yet strangely aloof stance that was thought-provoking.

Principal NCA also admired the meticulously curated show and commended the artist for her efforts. He stated that such shows are much needed in our cultural space to evoke a thought process in society at large.

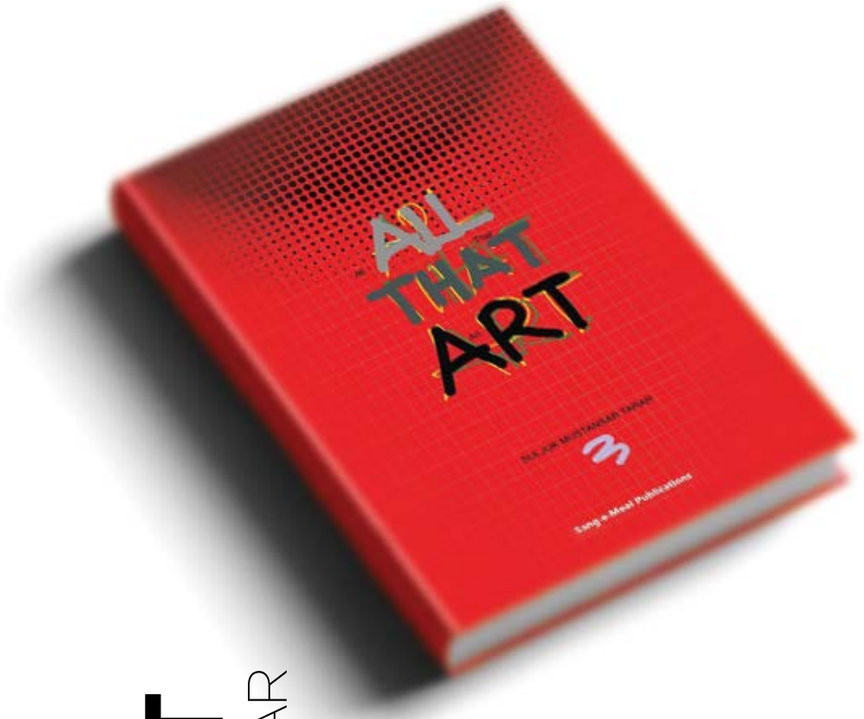

BOOK REVIEW

ALL THAT ART

BY SULJUK MUSTANSAR TARAR

Reviewed by Zohreen Murtaza

We are living in a globally influenced world where the migration of people, ideas and cultures has incrementally increased and impacted the way we think about identity and our place in the world. Art too has recognized these seismic shifts and is attempting to engage with this new worldview. Structures and institutions that had previously recognized and privileged western artists and art movements now give diversity precedence. Art historical discourse has also given way to debates about representation in a global art market; why certain artistic concerns from different parts of the world should be considered equally important is a key concern.

"All That Art" by Suljuk Mustansar Tarar is a book that foregrounds itself in this complex scenario. Most survey-based books on art adopt a standard approach where they focus on maintaining chronological order and analyze art with respect to key developments in historical style and content. In contrast to this somewhat limiting approach, *"All That Art"* reads like a critical appraisal of contemporary Pakistani art in light of growing global interest. It adopts an all-encompassing approach that also covers the contribution of Architecture and Printmaking as disciplines. The crux of many essays though is the exciting debates it generates about the trajectory of contemporary Pakistani art in recent years. "All that Art" is also replete with insightful observations and intimate anecdotes about artists and their lives. In the Author's note Tarar discusses how the book is an attempt to counter orientalist views generated about Pakistani art in a post 9/11 scenario and validate international recognition of contemporary Pakistani artists within the discipline of critical writing on Pakistani art. This argument is also reflected in the format and opening of the book. Part one commences with discussion on diasporic artists, their reception in the international art community and the Biennales held in Lahore.

Although the book is divided into two parts, the titles of the chapters narrate the complexity and diversity in art production that has defined the recent decades of Pakistani art. The first part covers thematic issues while the second part focuses on individual artists. Short but insightful chapter headings such as "Local Goes Global", "The Old Guards', "Breaking New Boundaries", "Breaking Miniature Glass Ceiling" not only pique the reader's interest but also allow them to effortlessly segue into the various debates generated by both artists' works and the various disciplines discussed in each section. Not only are the topics relevant to discourse on Pakistani art and architecture but they are undergirded by a sort of acknowledgement to the role of the National College of Arts, Lahore which happens to be the writer's Alma mater. Suljuk Tarar graduated from NCA with a major in Architecture in 1995 but went on to join Foreign Service instead. He remained in New York for many years which might explain why the last portion of the book consists of his detailed reviews of Retrospectives he visited at famous museums there.

Owing perhaps to his personal affiliation with NCA many of the author's meticulously researched essays acknowledge the role and contribution of his alma mater to the development of contemporary Pakistani art. For instance an essay on the Bauhaus considers the influence of this movement on the pedagogical approach adopted by NCA for its Foundation Year students but also discusses its limited influence in the spheres of art and design. An entire section is devoted to distinguished architects who graduated from NCA and have left an indelible mark in the field of Architecture both nationally and internationally. Discussion on Printmaking is often neglected therefore an essay on the Printmaking Department at NCA helps shed light on the development of the discipline in Pakistani art.

Although Tarar adopts a more personal and anecdotal writing style in parts where the artists discussed are contemporaries or teachers it is always balanced by a critical analysis that is both informative and impartial. Whether it is accounts of Khalid Iqbal's plein air painting expeditions or his admiration of Farida Batool's social and political awareness as a student, the writing remains consistently embedded in a detailed discussion on medium, content and its wider ramifications in the discourse on Pakistani art.

It is worth mentioning that Suljuk Tarar is the son of the renowned writer Mustansar Hussain Tarar. The works of many famous artists such as Saeed Akhtar and Ali Kazim have had the honour of gracing the covers of Mustansar Hussain Tarar's books. The design of these book covers and the link between art and literature is discussed at length in certain essays by the writer.

"All that Art" ruminates on a plethora of ideas some of which have not been covered by other publications on art. The lucid writing is accompanied by immaculately printed colour plates of various artists' works. With its reasonable price and unique approach the book is a valuable addition to writing on Pakistani art.

"All that Art" is available for sale at Sang-e-Meel Publications. The author is currently serving as Ambassador to the Kingdom of Netherlands.

"All that Art" is available for sale at Sang-e-Meel Publications. The author is currently serving as Ambassador to the Kingdom of Netherlands.

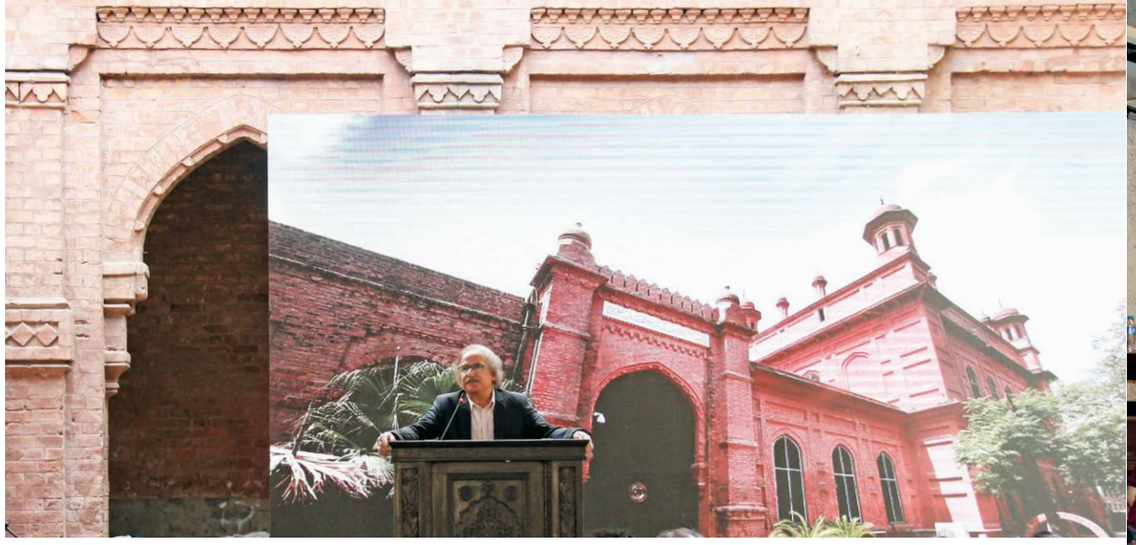

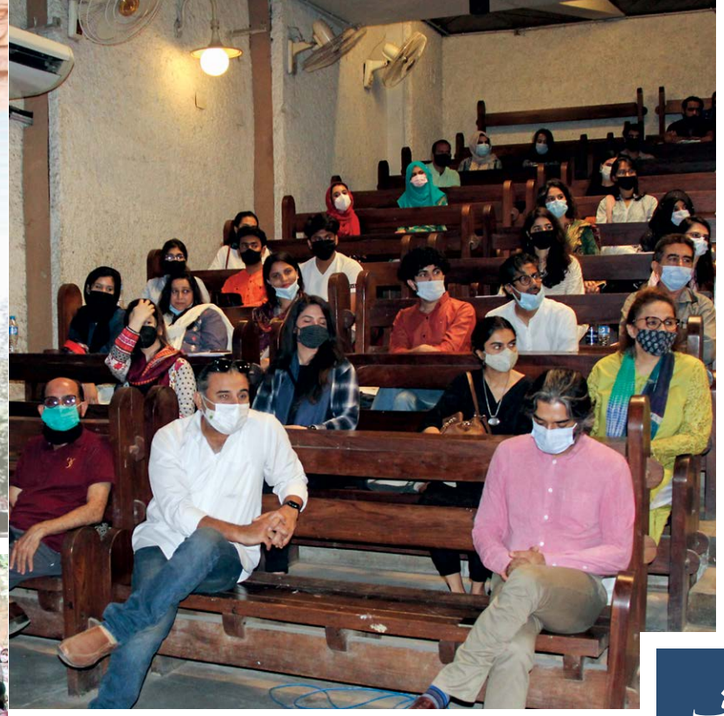

ماسٹر پروگرامز اور اینٹیشن

حرف لفظوں کی طرف، لفظ معانی کی طرف
لوٹ آئے سبھی کردار کہانی کی طرف

احمد نوید

نیشنل کالج آف آرٹس میں داخلہ حاصل کرنے والے طلبہ بھی ایسے ہی لفظ ہیں، جنہیں این سی اے پہنچ کر معانی ملتے ہیں۔

یہ وہ کردار ہیں جو این سی اے آ کر اپنی کہانی خود لکھتے ہیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ یہاں پہنچنے والے طلبہ کو کئی امتحانوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ این سی اے کی زندگی سہل نہیں ہے۔ یہاں پہنچنے والا ہر طالب علم خواہ وہ بیچلر پروگرام میں ہو یا ماسٹر پروگرام میں اُنہیں ایک کٹھن زندگی گزارنا ہوتی ہے۔ یہاں پڑھنا پڑتا ہے اور آرٹ کے دیگر تعلیمی اداروں سے کہیں زیادہ آرٹ کے اندر رہ کر جینا پڑتا ہے۔ یہاں سراب کو دریا سمجھنے والوں کیلئے کوئی گنجائش نہیں۔

14 جون 2021 کو شاکر علی آڈیٹوریم میں ایم اے پروگرامز کے طلبہ کیلئے اوریئنٹیشن ڈے کی تقریب منعقد کی گئی۔ جس میں ایم۔اے پروگرامز کے تمام ہیڈز، سٹاف اور طلبہ نے شرکت کی۔ اوریئنٹیشن تقریب کا آغاز ڈپٹی رجسٹرار، نے طلبہ سے بات کرتے ہوئے کیا اور طلبہ سے سب کا تعارف کروایا۔ طلبہ کیلئے کالج پر فلمائی گئی ڈاکیومنٹری چلائی گئی۔

پرنسپل این سی اے پروفیسر ڈاکٹر مرتضیٰ جعفری نے اوریئنٹیشن کی تقریب میں طلبہ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ آرٹ غور وفکر کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا۔ جیسے پانی کے فارمولے میں آکسیجن اور ہائیڈروجن شامل ہے یہ آپس میں ویل کنکٹڈ ہیں۔ اسی طرح آرٹ غور وفکر کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ آئن سٹائن ایک سائنسدان تھا مگر اُس کی سوچ آرٹسٹوں جیسی تھی۔

سوچنے اور غور کرنے والے لوگ سُپر نیچرل نہیں ہوتے۔ اس لئے آپ لوگ بھی سوچنے اور غور وفکر کرنے کے تجربات سے گزر سکتے ہیں۔ پرنسپل این سی اے نے اس موقع پر طلبہ سے کہا کہ ایم اے کے تمام پروگرامز کیلئے ہمارے پاس بہت اچھی فیکلٹی ہے۔ اگر آپ کو کوئی چیز بھی سمجھنے میں مشکل ہوتی تو اپنے اساتذہ سے رہنمائی حاصل کریں اور آرٹ کے ساتھ ضرور کمٹڈ رہیں۔

کرعلاج جوش وحشت چارہ گر

بیچلرز اور اینٹیشن ڈے کی شاندار تقریب

نیشنل کالج آف آرٹس ایک ایسا منفرد تعلیمی ادارہ ہے جہاں طلبہ کو سوچنے اور اپنے فن کے اظہار کی آزادی فراہم کی جاتی ہے۔ این سی اے میں سونے کو ڈھالا اور ہیروں کو تراشا جاتا ہے۔ اس ادارے کی ایک چھت تلے کئی زبانوں، تہذیبوں اور ثقافتوں سے منسلک طلبہ اپنی تعلیم کے کئی ماہ و سال گزارتے ہیں۔ این سی اے کے طلبہ کی اس منفرد زمانہ طالب علمی کا آغاز اوریئنٹیشن ڈے سے ہوتا ہے۔ تعلیمی اداروں میں طلبہ کے تعلیمی سال کے پہلے تعارفی دن کی طرح این سی اے میں بھی طلبہ کو بھرپور خود اعتمادی کا احساس دلایا جاتا ہے۔ اس سال 7 جون 2021 کو منعقد ہونے والے اوریئنٹیشن ڈے کی شاندار اور پروقار تقریب کالج کے باغیچے میں منعقد کی گئی۔ کورونا کی وجہ سے بہترین ایس او پیز کو فالو کرتے ہوئے سماجی فاصلے کا خاص رکھا گیا۔ تقریب میں پرنسپل این سی اے نے طلبہ کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان سے بات کی کہ جب تک آپ این سی اے میں ہیں، اپنے اساتذہ سے سیکھنے کا اہتمام کئے رکھیں۔ تقریب میں پرنسپل صاحب کی جانب سے اساتذہ اور کالج سٹاف کا طلبہ سے تعارف بھی کروایا گیا۔

بلاشبہ نیشنل کالج آف آرٹس کے اساتذہ پر مومن خان مون کے ایک شعر کا مصرعہ ''کرعلاج جوش وحشت چارہ گر'' پورا اُترتا ہے۔ جو این سی اے آنے والے پرجوش طلبہ کی چارہ گری کا کمال انتظام کرتے ہیں۔

NCA RAWALPINDI/ISLAMABAD ORIENTATION SESSION, **FOUNDATION YEAR 2021**

Yasir Hanif

The Orientation session for the new Foundation Year 2021, was organized in Islamabad Camp Office Auditorium under the patronage of Principal, Prof. Dr. Murataza Jafri. The worthy Principal warmly welcomed the newcomers and had a detailed session with them in which they were addressed about the college history, vision and future prospects as graduates. Students were briefed about College rules & regulations. They were introduced to the faculty and management of NCA Rawalpindi & Islamabad. The queries of students were addressed during Orientation. The Coordinator FYFC briefed students about the new session's activities as well as various scholarship programs that NCA offers to talented students.

While introducing students to college life they were given a full overview of what the university has to offer. A video of academic as well as extracurricular activities held on campus was also shown. The session was followed by refreshments for the attendees.

RABEYA JALIL **SHARES HER EXPERIENCES IN SEMINARS AND TALKS AS** GUEST SPEAKER

Recently Rabeya Jalil, Associate Professor at National College of Arts was invited for online guest talks and Lectures at various forums which include an Artist Talk – "The Language of Arts Aesthetics" Art and Culture Webinar, Dept. of Fine Arts at the Punjab University on June 2021, The Fulbright Journey, a Facebook live session, on the topic of Fine Arts, USEFP in May 2021. Rabeya Jalil and Babar Suleman had both been speakers for the seminar on their Fulbright Journey. The seminar was organized for prospective students to motivate and encourage them about the Fulbright Program.

Rabeya Jalil shared her experience at the teacher's college Columbia University where she pursued Masters in Art Education. She shared her thoughts about being in the USA as a South Asian student and the process of admission etc.

Rabeya Jalil was also invited for a talk titled "Art in Covid Times, Now and the Future". This was a Live Webinar celebrating World Art Day that was organized by Lahore Arts Council, Alhamra in collaboration with UNESCO in April 2021.

The Guest speakers for the talk were Salima Hashmi, Zulfiqar Ali Zulfi and Rabeya Jalil. The speakers talked about the changing dynamics in art, especially art education. Ms. Jalil talked about the interdisciplinary possibilities in art and how they should be embraced and looked upon for future expansion in this field. It was a proud moment for NCA to see its faculty represented at various forums.

RESTORATION AND CONSERVATION OF TOLLINTON BLOCK NATIONAL COLLEGE OF ARTS

Rida Fatima

In 2019 the heritage building of Tollinton market was officially acquired by the National College of Arts, Lahore. The building was in a state of neglect before it was handed over to NCA.

The architectural features of the Tollinton Market reflect the historical significance of colonial era architectural design . With three grand halls the building was built as an Exhibition Hall for the Punjab exhibition of Arts and Crafts that took place in 1864. Since then it has gone through various shifts and changes. For NCA it is an honour to take custody of the heritage site under the aims of safeguarding and preserving it for students as well as the citizens of Lahore.

The exterior roof of Tollinton Market is modeled with terracotta clay tiles known as khaprail tiles, brick walls and pine wood trusses to support the structure from inside. Previously these terracotta tiles were in need of replacement in some places as there were many cracks which were causing water seepage from the roof. These have been in the process of restoration. Adjacent to the Exhibition Hall there are fourteen gallery shops among which the ceilings of three gallery shops were damaged and exposed to the sky. This has also been restored by NCA. However, the wooden trusses have been treated with the possible preventive treatment from termites and are now fully secured from any further wear and tear.

Consequently, patches of plaster have been removed from the main hall entrance and the adjacent halls and walls have been restored in their original brick structure. The front wall, facing the Mall Road and Anarkali Bazaar which was damaged has also been renovated and painted. The side facing the parking lot has also been repaired from scratch and decorated with beautiful plants and pots which add value to the space. In the last two years NCA, as an official guardian of the building, has resolved many issues relating to the conservation of the building and preserved it according to the standards of the world heritage conservation plan.

Other maintenance issues such as outdoor lights, shutters of all Gallery shops have undergone repair. Furthermore, security features including barbed wires and cameras have been installed for the purpose of security of the building. A major portion of the Tollinton Market Exhibition Hall consists of three sections and their ceilings have been replaced with high quality solid wood to increase durability for approximately ten years. Prof. Dr. Murtaza Jafri, Principal of National College of Arts intends to sustain the development of the cultural heritage site to provide protection to the staff, students and to upcoming visitors as well. NCA has conceived many future projects and events in an effort to revive various tangible and intangible cultural heritage associated with the Tollinton Market and hired master craftspeople to carry out workshops to train young students.

Previously esteemed teacher and artist of NCA, Dr. Ajaz Anwar promoted a “Save Tollinton Campaign” along with the student body of NCA to preserve it as a valuable asset. Tollinton Market was once restored between the years 2002 to 2005 through the efforts of NCA architects who are pioneers in their own right; Prof. Sajjad Kausar, Mr. Nayyar Ali Dada and Mr. Kamil Khan Mumtaz. The legacy still continues which is reflected in the recent efforts done by the National College of Arts, Lahore.

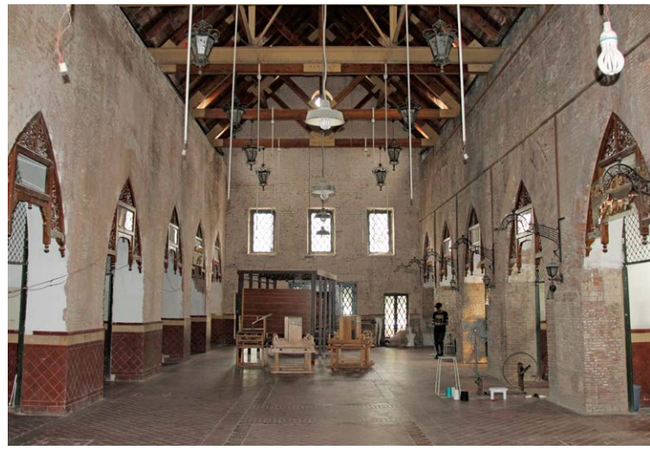

SINGER, MUSICIAN AND ALUMNUS **FARHAD HUMAYUN** LEFT FOR HIS ETERNAL ABODE

On June 8th 2021, Farhad Humayun, a talented alumnus of NCA lost a long battle with cancer that resulted in his untimely demise. He was an exceptionally talented singer who devoted his life to music and making his mark in his field. As a front man for the band “Overload”, he was a prominent figure in launching the musical careers of many musicians and singers.

Despite his illness he consistently produced quality music, mainly in the pop/rock genre and rock fusion. His friends describe him as a committed, ambitious and brave person who zealously toiled when it was needed the most. Farhad Humayun’s contributions toward music will not only continue to resonate with his friends but for all music aficionados. The NCA community is saddened by this tragic loss. Our condolences are with the bereaved family and friends of Mr. Farhad Humayun.

فاروق قیصر اگر سو فیصد نہیں
تو پچاس فیصد درویش ضرور تھا

فاروق قیصر کی یادیں

مختار احمد چوہدری

میری فاروق قیصر سے شناسائی پچاس پلس ہے۔ ہم دونوں این سی اے کے الم نائی ہیں۔ فاروق قیصر کی رحلت کے بارے میں جب سوچتا ہوں تو سوچتا ہی چلا جاتا ہوں۔ ذہن میں خیالات اور واقعات کا ایک اژدھام ہے جو برپا ہے۔ پریشر ککر کی طرح، اندر ہی اندر شور مچا رہا ہے۔ اُبل رہا ہے۔ باہر آنے کے لئے بیتاب ہے۔ سیٹی پر سیٹی دیئے جا رہا ہے۔ اور میں ہوں کہ حیران پریشان، میرے الفاظ میرا ساتھ کیوں نہیں دے رہے۔

یہ 1967ء اور جون کا مہینہ تھا، جب میں نے NCA کے فرسٹ ائیر میں داخلہ لیا تھا۔ ڈھیر سارے لڑکے لڑکیاں تھے۔ جلد ہی میری فاروق قیصر سے شناسائی ہوگئی۔ ہم دونوں دو چار ملاقاتوں میں ہی گھل مل گئے۔ فاروق قیصر اپنے قدبُت اور شگفتہ مزاجی سے جلد ہی لڑکے لڑکیوں میں ہر دلعزیز ہوگیا۔ اُسکی باتیں دل موہ لیتی تھیں۔ اُس کی خوبصورت لکھائی کی طرح خوشگوار طنزیہ گفتگو اور میٹھی میٹھی نکور چوٹیں اُسکی شخصیت کا خاصہ تھیں۔

فاروق ادب اور شاعری میں اعلیٰ ذوق رکھتا تھا۔ جبکہ میں سکول کے زمانے سے ڈائری لکھا کرتا تھا۔ جس میں روزمرہ کے واقعات قلم بند کرتا رہتا تھا۔ وہ اکثر مجھ سے میری ڈائری لے جاتا اور پھر اپنی خوبصورت تحریر کے اضافہ کے ساتھ مجھے لوٹا دیتا۔ ہم دونوں مڈل کلاسیے تھے۔ فاروق کی رہائش نواں کوٹ اور میں اچھرہ میں مقیم تھا۔ ہم کالج کے بعد اکٹھے اپنی سائیکلوں پر نکلتے۔ سمن آباد گول چکر سے وہ اپنے گھر کی طرف بڑھ جاتا اور میں اچھرہ کی طرف۔ وقت گزرنے کے ساتھ ہماری دوستی پختہ ہوتی گئی۔ گھروں میں آنا جانا ہوتا رہا۔ بڑے خوبصورت اور زندگی سے بھرپور دن تھے وہ۔

اُس زمانے میں جہاں آجکل شاکر علی آڈیٹوریم ہے وہاں خوبصورت سا گراسی لان تھا جسکے دونوں اطراف پر لمبے لمبے سرو کے درخت تھے جن کے نیچے پھولوں کی کیاریاں اور پتھر کے بینچ پڑے تھے۔ فارغ وقت میں ہم اُن پر بیٹھے مختلف موضوعات پر بے تکان بولے چلے جاتے۔ ہمارا موضوع سخن اکثر کالج اور ادر گرد کا ماحول ہوتا تھا۔ پلاٹ کے سرے پر ایک بڑا سا چبوترہ ہمارے ڈرامائی اظہار اور کیمپ فائرز کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ ایک طرف ٹیرس تھا جس پر لڑکے لڑکیاں بے مقصد بیٹھے، بے مقصدسی گفتگو میں مصروف رہتے۔ اندرونی ٹیرس جو سراکس بلاک کے سامنے ہے، وہاں ایک بہت بڑا برگزیدہ برگد کا درخت سر جُھکائے اپنے اندر نہ جانے کتنی داستانوں کا امین بنا کھڑا تھا۔

میں نکلئی دفعہ فاروق کو کسی گہری سوچ میں ڈوبا پایا۔ اُس وقت وہ اپنی عمر سے بہت بڑا لگتا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ یاروں دوستوں کے لئے تفنن طبع کا سامان تو مہیا کرتا ہے مگر ذاتی طور پر وہ سنجیدہ اور خاموش طبع انسان تھا۔ میرے لئے وہ گہرا راز ہی رہتا، میں اگر اس کے احساسات و جذبات اپنی ڈائری کے پنوں پر منہ لپیٹے سوئے ہوئے نہ دیکھتا۔

قیصر ہر محفل کی جان تھا۔ اُسکی موجودگی اردگرد کے ماحول کو نقرئی قہقہوں سے بھر دیتی۔ آج جہاں HBL کا ATM ہے۔ اُس جگہ ہمارے زمانے میں پانی کی بڑی سی ہودی تھی۔ جس میں لڑکے لڑکیاں ڈرائنگ بورڈز گیلے کر کے پیپر سیٹ کرتے نظر آتے۔ سالانہ کیمپ فائر این سی اے کا منفرد Event ہوتا۔ میری اور فاروق قیصر کی تیار کردہ قوالی سارے ورائٹی پروگرامز کی سرخیل ہوتی۔ فینسی ڈریس، خاکے، میوزک اور سب کچھ ہوتا۔ میں نے اور فاروق قیصر نے ٹیچرز کو موضوع سخن بنانے کی روایت ڈالی۔ بسنت اور سالانہ سپورٹس کے مقابلے ہوئے۔ جب گرمیوں کی چھٹیاں ہوتیں تو میں اپنے گھر ملتان آجاتا۔ مگر اس دوران میری اور فاروق کی خط و کتابت جاری رہتی۔ ٹیلیفون اس زمانے میں خالی خالی ہوتے تھے۔

بہار آتی تو کالج کے لان پھولوں سے اٹ جاتے۔ درختوں پر نئی کونپلیں پھوٹتیں۔ ہودی پر لگے املتاس درخت پر زرد رنگ کی قندیلیں پھولوں کی شکل میں جھولتیں۔ فضا پر ایک مدہوش کر دینے والی خوشبو چھائی رہتی۔ اس زمانے میں ہم یاروں کی ایک منڈلی بن گئی تھی جن کا کام سائیکلوں پر بے مقصد گومنا تھا۔ کبھی کسی فلم میں جا گھسنا یا بوہڑ کی چھاؤں میں بیٹھے کالج کینٹین سے چائے اور دوسرے لوازمات منگوا کر پرچی وحید طاہر کے نام کی بل کی جگہ صوفی کینٹین والے کو جمع کرا دیتے۔

ایک بار ہم یار کوہ مری کو جیب میں پچاس پچاس روپے لیکر چلدیئے۔ رہائش کا ذمہ میرا تھا۔ فاروق قیصر نے اس ٹور کو اپنی باتوں سے زندگی کا انمٹ اور یادگار سفر بنا دیا۔

ایک دوپہر میں نے فاروقے کو بتایا کہ مجھے کراچی سے نوکری کی کال آئی ہے۔ اُس نے گرم جوشی سے ہاتھ ملایا، مبارکباد دی اور کچھ دکھی بھی ہوا۔ ہم دونوں یار بچھڑ رہے تھے شائد اس لئے۔ میں نے بحیثیت سینئر گرافک ڈیزائنر کراچی میں ملازمت شروع کر دی۔ اس دوران ہماری خط و خطابت جاری رہی۔

یہ وہ وقت تھا، جب فاروق قیصر کی عملی زندگی کا آغاز ہوا۔ سلیمہ ہاشمی اور شعیب ہاشمی کے پروگرام اکڑ بکڑ، ٹال مٹول اور سچ گپ میں فاروق قیصر کی بڑی محنت اور کاوش تھی۔ بوہڑ کے نیچے کالج کے فارغ دنوں میں اوٹ پٹانگ شعر، خاکوں اور لطیفوں نے ان پروگراموں میں بڑے رنگ بھرے۔ NCA کے کئی فارغ التحصیل طلبا و طالبات ان پروگراموں میں کُھب گئے۔ فاروق قیصر کو اسلام آباد میں لوک ورثہ میوزیم کی ڈائریکٹر شپ آفر ہوئی تو وہ اسلام آباد یہ ہو گیا۔

دو ایک دفعہ فاروق کراچی آیا تو میرے پاس ٹھہرا۔ پھر وہ خود آیا نہ اُس کا خط۔ پتہ چلا کہ فاروق قیصر پپٹ میکنگ اور اعلیٰ تعلیم کے لئے رومانیہ چلا گیا ہے۔ پھر امریکہ اور نہ جانے کون کون سے ممالک سے اُس نے فنون کے جواہر اکٹھے کئے۔ کلیاں پروگرام اس نے PTV اسلام آباد سے شروع کیا۔ یہ پروگرام بچوں کے پروگرام کا طویل المدت پروگرام تھا۔ یہاں فاروق نے مختلف پتلیوں کی مدد سے معاشرے کی خامیوں کو اپنے دلچسپ انداز میں اُجاگر کیا۔ یہ کردار فاروق قیصر کی تخلیق تھے اور ان کے نام بھی۔

کلیاں سب سے پہلے 1976 میں ٹیلی کاسٹ ہوا تھا۔ اس وقت بھی یہ پروگرام شوخیوں اور شرارتوں سے سجا ہوتا تھا۔ بچوں کے علاوہ گھر کے دوسرے افراد بھی شوق سے دیکھتے تھے۔ اس پروگرام میں نظر آنے والے کردار اور ان کی

اوٹ پٹانگ حرکتیں جہاں بچوں کے چہروں کو رعنائی عطا کرتیں، وہاں ان کرداروں کے منہ سے نکلنے والے طنزیہ کلمات بڑے بڑوں کے چھکے چھڑا دیتے۔ کلیاں کا سب سے خوبصورت کردار انکل سرگم تھا۔ جیسی شکل و صورت ویسی ہی آواز اور لب ولہجہ یہ کردار اتنا پاپولر ہوا کہ بچوں اور بڑوں سبھی کے دلوں میں راج کرنے لگا۔ چھالیہ، سونف سپاری، ٹافیوں اور تو اور بسکٹوں کے ڈبوں سے سٹیکرز تک، نصاب کی کتاب سے کیلنڈروں اور ڈائریوں تک ہر جگہ فاروق قیصر کے انکل سرگم نظر آنے لگے۔

فاروق نے فیض صاحب کے مشورے سے بچوں کے لئے ایک پپٹ تھیٹر بھی بنایا۔ بلاشبہ فاروق قیصر پپٹ کا پاپا تھا۔ میری اور فاروق قیصر کی وقتاً فوقتاً فون پر باتیں ہوتی رہتی تھیں۔ ایک دفعہ اس نے بتایا کہ صدر جنرل ضیاالحق نے اُسے گھر پر بلایا۔ ساتھ لنچ کیا۔ کلیاں کی تعریف کی اپنی طرف سے ایک قیمتی سوٹ پیس تحفتاً دیا۔

فاروق NCA کا پہلا الم نائی تھا جسے صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ جب آخری دفعہ میں اسلام آباد پہنچا تو فاروق نے بتایا کہ وہ پانچ کتابوں کا مصنف ہے جو منفرد شاعری اور مختلف فکاہی موضوعات پر تھیں مگر اُس کے پاس ایک بھی کتاب نہیں بچی تھی۔ اس کا پبلشر نہ جانے اُن کتابوں کے کتنے ایڈیشن چھاپ چکا تھا۔ مگر فاروق قیصر کی قلندارانہ اور درویشانہ طبعیت کا کمال دیکھیں کہ اُس نے کبھی اس پبلشر سے رابطہ ہی نہیں کیا۔

فاروق قیصر اگر سو فیصد نہیں تو پچاس فیصد درویش ضرور تھا کم بخت نے کوئی شعبہ دوسروں کیلئے نہیں چھوڑا۔ شاعر، افسانہ نگار، پپیٹیر، کالم نگار اور کارٹونسٹ تھا۔ NCA کے ماتھے کے جھومر کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی کی چلتی پھرتی تشریح تھا فاروق۔ حسب روایت حکومت نے عمر کے آخری حصے میں اُسے ستارہ امتیاز اور حسن کارکردگی کے تمغے دیئے۔ مگر بہت دیر کی مہرباں آتے آتے۔

فاروق قیصر ایک کامل انساں، محبت کرنے والا وفادار شوہر اور شفیق باپ تھا۔ وہ یاروں کا یار اور پیار محبت کا ایسا سمندر تھا کہ جو بھی اُس میں اُترا، ڈوب گیا، اُس پر مر گیا۔ یہاں پردیس میں پی ٹی وی کی خبر تھی فاروق قیصر انتقال کر گیا۔ کون تھا جسکا دل کٹ نہ گیا ہوگا۔

ہر ایک بات کے یوں تو دیئے جواب اُس نے
جو خاص بات تھی ہر بار ہنس کے ٹال گیا

فاروق قیصر کی یہ ادا ہمیشہ یاد رہے گی۔

Remembering

PROFESSOR MUHAMMAD ASIF

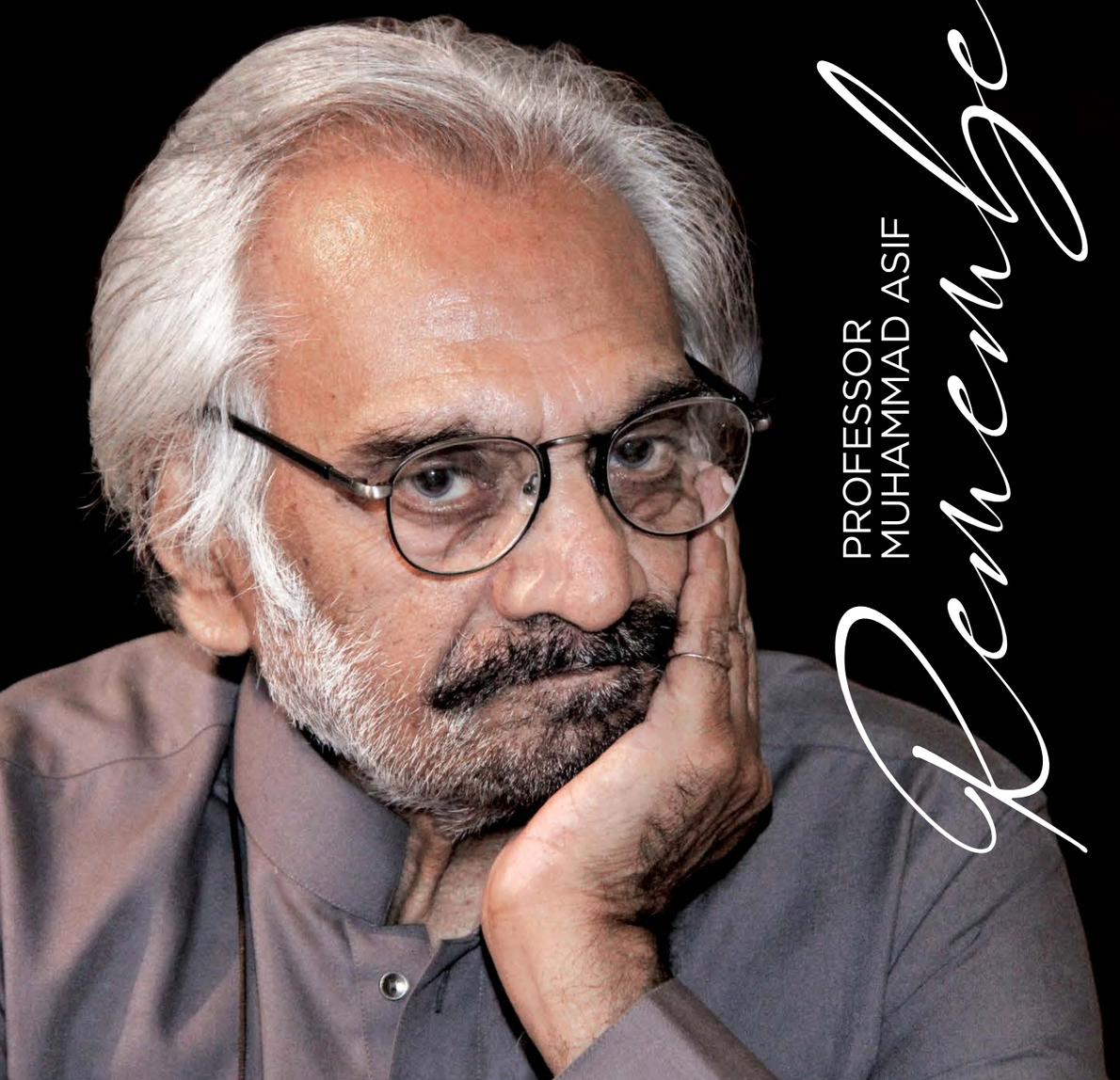

THERE IS NO NIGHT WITHOUT A DAWNING
NO WINTER WITHOUT A SPRING
AND BEYOND THE DARK HORIZON
OUR HEARTS WILL ONCE MORE SING...
FOR THOSE WHO LEAVE US FOR A WHILE
HAVE ONLY GONE AWAY
OUT OF A RESTLESS,
CARE WORN WORLD INTO A BRIGHTER DAY.

Zobia Yaqoob

A mentor, superb teacher and an exceptional artist are the traits synonymous with Prof. Muhammad Asif, a renowned name in the art world who left us for his final abode recently. I remember Prof. Muhammad Asif from my undergraduate days, he was heading the Fine Arts Department at the time. I still remember him sitting in his office and painting quietly every day. His knowledge about painting techniques was immaculate and the introduction to portrait painting given by him is still fresh in my memory where he not only talked about technique of painting but the soul it carries.

Prof. Muhammad Asif had a long association with National college of Arts which started in the 1960's, first as a student and then as a teacher. In 1967 he got his diploma in Fine Arts and later in 1976 was awarded an Associateship at the Centenary Celebrations of Mayo School of Arts. In 1979 he won a Scholarship to study restoration and conservation of paintings.

Prof. Asif was born on 15th June 1945, he lived his early childhood in Sarai Rattan Chand, where he was introduced to musical instruments through a shop in the outskirts which led to his lifelong love for music and singing. He shared his passion of singing with his friends where few like Late Imran Poshni accompanied him on tabla while he used to sing with harmonium.

Other than being an avid painter of still life and portraits, Prof. Asif was also known as an accomplished sculptor. He was exceptionally talented and on the suggestion of his teachers held a solo exhibition of his still-life paintings at Moyen Najmi's Now-defunct gallery in 1983. Dr. Ajaz Anwar reviewed the exhibition and wrote an in-depth article on it where he praised his painting style. Prof Asif was not only known for his colour palette but for his dramatic play of light and dark in his works. Besides that we see superb ability to paint with a variety of brush strokes ranging from thick highlights to dry strokes to bring out the form while playing the background and foreground like Caravaggio and Courbet.

Prof. Asif has done many versatile projects like life size animal sculptures outside the Lahore Zoo at Mall road and painted portraits of several heads of states for the (OIC) Organization of Islamic Corporation in 1974, which sadly is languishing in The Lahore Museum's basement.

Prof Muhammad Asif had been an essential part of NCA's legacy. So to commemorate the memory of Prof Muhammad Asif, Principal NCA Prof. Dr. Murtaza Jafri has dedicated a banner in his loving memory which adorned the main building of NCA. Principal Prof. Dr. Murtaza Jafri shared his fondness and respect for Prof. Muhammad Asif not only as a teacher but as a mentor and a great artist. He added that it is hard to see an artist as versatile in painting and color as Prof. Muhammad Asif to pass away. It is an irreparable loss.

I would like to thank Dr. Ajaz Anwar for his in depth article in THE NEWS in memory of Prof. Muhammad Asif, which helped me greatly in jotting down this obituary to pay my respects to my teacher.

Thanks to all NCA Faculty for their input

Editorial Board
Prof. Dr. Murtaza Jafri
Prof. Sarwat Ali
Prof. Dr. Faisal Sajjad
Fakhar Ullah Tahir
M. Shahzad Tanveer
Ahmed Naveed
Zohreen Murtaza
Mahrukh Bajwa

Design
Naveed Aziz

Urdu Typing
Syed Ali Imran

Photo Credits
Usman Ahmad

Web Team
Qasim Naeem

Read Online
www.nca.edu.pk/newsletter

Facebook
www.facebook.com/NationalCollegeofArts

Contribution/Suggestions
ncaquarterly@gmail.com

For further information
Newsletter Team,
National College of Arts
4-Shahrah-e-Quaid-e-Azam, Lahore
Phone: 042-99210599, 99210601 Ext. 142
Fax: (042) 99210500